صحابیات کے اعلیٰ اوصاف سلسلہ نمبر 1

صحابیات اور پردہ

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

فیضانِ صحابیات وصالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات اور پردہ

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے اِمامِ حسین کی کرامات میں نقل فرماتے ہیں: بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمین، سَرورِ کونین، نانائے حَسنَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالٰی فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی پیکر باپردہ صحابیہ کا سفرِ مدینہ

مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنی خُزاعہ کا ایک شخص اپنے اُونٹ پر سوار کہیں جارہا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے تھوڑی دُور شرم وحَیا کی پیکر ایک باپردہ

[1] ......کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس......الخ، المجلد الاول، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷٤

www.dawateislami.net

خاتون کو وِیرانے میں پیدل سفر کرتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسے شک گزرا کہ یقیناً یہ عِفَّت مآب خاتون انہی مسلمانوں میں سے ہو گی جنہیں اَہلِ مکہ نے مدینہ جانے سے روک رکھا ہے۔ تفتیشِ حال پر جب اس خاتون نے بھی اس شخص کے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حلیف قبیلے بنی خُزاعہ کا فَرد ہونے کی وجہ سے یہ تسلیم کر لیا کہ وہ واقعی سُوئے مدینہ رَواں ہے تو اس شخص کے دِل نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس عاشِقہ کو یوں تنہا سفر کرنے دے۔ چنانچہ اس نے اپنا سفر مَوقُوف کیا اور اپنا اُونٹ اس باپردہ خاتون کو پیش کر کے مدینہ پہنچانے کا عَزْمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) کر لیا اور یوں شرم و حَیا کی پیکر اس باپردہ خاتون نے بھی اسے غیبی اِمداد سمجھ کر قبول کر لیا۔

یوں ایک ایسا خاموش سفر شروع ہوا جس نے تاریخ کے اَوراق میں وہ سنہری یادیں چھوڑیں جس پر آج بھی بلاشبہ رَشک کیا جا سکتا ہے۔ عشقِ سرکار میں مُضْطَرِب ہو کر تن تنہا سُوئے مدینہ رَخْتِ سفر باندھنے والی اس باپردہ خاتون کی ہِمَّت کے کیا کہنے! وہ خود اپنے اس سفر کی داستان کچھ یوں سناتی ہیں کہ دورانِ سفر اس شخص نے راستے بھر مجھ سے کوئی کلام نہ کیا، بلکہ جب آرام کا وَقْت ہوتا تو وہ اُونٹ کو بٹھا کر دُور ہٹ جاتا اور میں کجاوے سے نکل کر کسی سایہ دار درخت کے نیچے ہو جاتی، پھر وہ اُونٹ کو مجھ سے دُور کسی اور درخت کے نیچے باندھ دیتا اور خود بھی وہیں کہیں آرام

www.dawateislami.net

کرلیتا اور جب دوبارہ سفر کا وَقت ہوتا تو اونٹ پر کجاوہ رکھ کر اسے میرے پاس چھوڑ کر پھر دُور ہٹ جاتا، میرے سوار ہونے کے بعد خاموشی سے آکر نکیل پکڑتا اور سُوئے مدینہ چل پڑتا۔ یوں دَورانِ سفر بھی میں نقاب میں رہی اور پردے کے اِہتمام میں مجھے کوئی دُشواری پیش نہ آئی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جزائے خیر عطا فرمائے اس نے بہت اچھے کردار کا مُظاہرہ کیا۔

آخر جب میں مدینہ پہنچی تو سب سے پہلے اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے کاشانۂ اَقدس پر حاضِر ہوئی۔ میں اس وَقت بھی نِقاب میں تھی جس کی وجہ سے سیّدہ اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مجھے نہ پہچانا، لہٰذا میں نے چہرے سے نِقاب ہٹا کر انہیں اپنا تعارُف کروایا اور جب بتایا کہ میں نے تنہا ہجرت کی ہے تو وہ دنگ رہ گئیں اور حیرت سے پوچھنے لگیں کہ کیا واقعی! تم نے تنہا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کی خاطِر ہجرت کی ہے؟ میں نے اِقرار کیا، ابھی ہم باتیں ہی کر رہی تھیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور تمام صورتِ حال جان کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اھلاً و سھلاً کے دل آویز اَلفاظ سے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اس طرح اِسلام کی خاطِر ہجرت کرنے کو سراہا۔[1]

[1] ......صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات من طبقات الصحابیات، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط، المجلد الاول، ۲/ ۳۹

www.dawateislami.net

حالتِ سفر میں پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرورِ کائنات، فَخرِ موجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف ہجرت فرمانے کے بعد جو عُشّاقِ رسول کسی وجہ سے ہجرت نہ کرسکے وہ دیدارِ رسول سے محروم ہونے کی وجہ سے ہر دَم بے چین رہتے اور جب بھی ان میں سے کسی کو موقع میسر آتا وہ سُوئے حبیب رَوانہ ہو جاتا۔ عشقِ سرکار میں تڑپنے والے ان لوگوں میں سے ایک یہ باپردہ صحابیہ بھی تھیں جو کہ شرم وحیا کے پیکر حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ماں جائی بہن حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس قدر طویل سفر میں جس طرح شرم وحیا کی لاج رکھی اور پردے کا اِہتِمام کیا وہ آپ ہی کا خاصہ تھا اور اس کا اِنعام بارگاہِ نبوّت سے یہ ملا کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صِرف خوشی کا اِظْہار فرمایا بلکہ اپنے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت سَیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ان کی شادی خانہ آبادی فرماکر انہیں اپنی اَمان عطا فرمائی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مل کر عہد کرتی ہیں کہ سفر میں ہوں یا حضر میں، ہمیشہ پردے کا اِہتِمام کریں گی تاکہ ہمیں بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا اور اَمان نصیب ہو۔

www.dawateislami.net

کیا عورت کا تنہا سفر کرنا جائز ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مکہ مکرمہ سے مدینہ مُنَوَّرہ کی طرف ہجرت کا جو سَفَر تنہا اور بغیر مَحْرَم کے کیا تھا وہ شَریعَت کے عین مُطابِق تھا، جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (شرعی سَفَر کی مِقْدار عورت کے تنہا سفر کرنے کی) مُمانعَت کے حُکْم سے مُہاجِرہ اور کُفّار کی قید سے چھوٹنے والی عورت خارِج ہے کہ یہ دونوں عورتیں بغیر مَحْرَم اکیلی ہی دارُ السَّلام کی طرف سَفَر کر سکتی ہیں بلکہ یہ سَفَر ان پر واجِب ہے۔[1] لہٰذا اس واقعہ سے کوئی اِسْلَامی بہن یہ نہ سمجھ لے کہ اکیلی عورت کا اس قَدْر دور دراز کا سَفَر کرنا جائز ہے، کیونکہ بغیر شوہر یا مَحْرَم کے عورت کا تین دن کی مَسافت پر واقع کسی جگہ جانا حَرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سَفَرِ حج کے اَسْباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابِلِ اطمینان مَحْرَم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گناہ گار ہو گی اگرچہ فَرْض حج ادا ہو جائے گا۔[2] جیسا کہ بہارِ شَریعَت میں ہے کہ عورت کو بغیر مَحْرَم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دِن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعْتُوہ (کم عَقْل) کے ساتھ بھی سَفَر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ مَحْرَم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ مَحْرَم کے لیے ضَرور ہے

---

[1] .... مراۃ المناجیح، حج کا بیان، پہلی فصل، ۴/ ۹۰

[2] .... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۵

www.dawateislami.net

کہ سخت فاسِق بے باک غیر مَاْمُون نہ ہو۔ [1]

پردہ و حجاب کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حِجاب عربی زبان کے لفظ حَجْبٌ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کسی کو کسی شے تک رسائی حاصِل کرنے سے روکنا اور حِجاب کے مُتَعَلِّق علّامہ شریف جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی کتاب التعریفات میں فرماتے ہیں کہ حِجاب سے مُراد ہر وہ شے ہے جو آپ سے آپ کا مقصود چھپا دے۔ [2] یعنی آپ ایک شے کو دیکھنا چاہیں مگر وہ شے کسی آڑ یا پردے میں ہو تو اس آڑ یا پردے کو حِجاب کہتے ہیں۔ حِجاب کا یہ مفہوم قرآنِ کریم میں کئی مَقامات پر مذکور ہے، جیسا کہ پارہ 23 سورہ ص کی آیت نمبر 32 میں اِرشاد ہوتا ہے:

حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چُھپ گئے۔

نیز عورتوں کے حِجاب سے کیا مُراد ہے اس کے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا امام ابن حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: عورتوں کے حِجاب سے مُراد یہ ہے (یعنی وہ اس طرح پردہ کریں) کہ مَرد انہیں کسی طرح دیکھ نہ سکیں۔ [3]

---

[1] ...... بہارِ شریعت، نمازِ مسافر کا بیان، ۱/ ۷۵۲

[2] ...... کتاب التعریفات، حرف الحاء، ص ۱٤٥

[3] ...... فتح الباری، کتاب التفسیر، باب قولہ (وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ)، ۸/ ۵۸۱، تحت الحدیث: ٤۷۵۰

www.dawateislami.net

عورت کسے کہتے ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا مَطلب ہے: مَا یُعَارُ فِی اِظْہَارِہٖ۔ یعنی (جسم کا وہ حصّہ) جس کا ظاہِر ہونا قابلِ عار و شَرم ہو۔[1] ایک رِوایت میں ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ۔ عورت **عورت** ہے۔[2] مطلب یہ ہے کہ عورت مردِ اجنبی کیلئے سر سے پاؤں تک لائقِ پردہ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے[3] اور چھپایا اسی چیز کو جاتا ہے جس کو غیر کی نظروں سے بچانا مقصود ہوتا ہے اور غیر سے مُراد کون ہے؟ اس کے مُتعلِّق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا ہے: **عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ یعنی جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نِگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔**[4]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِسْتِشْرَاف کے معنٰی ہیں "کسی چیز کو بغور دیکھنا" یا اس کے معنٰی ہیں "لوگوں کی نگاہ میں اچھا کر دینا تاکہ لوگ اسے بغور دیکھیں" یعنی عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کر دیتا ہے کہ

---

[1] ......مرأۃ المناجیح، پردے کے احکام، دوسری فصل، ۵/۱۶

[2] ......ترمذی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۱۷۳

[3] ......مرأۃ المناجیح، پردے کے احکام، پہلی فصل، ۵/۱۳

[4] ......ترمذی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۱۷۳

www.dawateislami.net

وہ خواہ مخواہ اسے تکتے ہیں، مَثَل مشہور ہے کہ پَرائی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پَرایا مال اور اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ [1]

پردے کا حکم کب نازِل ہوا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردے کا حُکْم کب نازِل ہوا؟ اس کے مُتَعَلِّق شیخِ کبیر، علّامہ شہیر حضرت سَیِّدُنا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی کتاب **سیرت سید الانبیا** میں فرماتے ہیں: اِسی سال (یعنی 4 ہجری) ذی قعدہ کے مہینہ میں اُمُّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کاشانۂ نبوّت میں رُخصتی کے دن مسلمان عورتوں کے لیے پردہ کا حُکْم نازِل ہوا۔ بعض عُلَمائے کِرام کا کہنا ہے کہ یہ حُکْم 2 ہجری کو نازِل ہوا، (مگر) قولِ اوّل (یعنی پہلا قول ہی) راجح ہے۔ [2] اسی طرح حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی **فتح الباری** میں اس حُکْم کے نازِل ہونے کے مُتَعَلِّق چند اَقوال ذکر کر کے ایک قول کو ترجیح دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ان تمام اَقوال میں سب سے زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ پردے کا حُکْم 4 ہجری میں نازِل ہوا۔ [3]

---

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، پردے کے احکام، دوسری فصل، ۵/ ۱۷

[2] ...... سیرت سید الانبیا، حصہ دوم، باب سوم، فصل چہارم، ۴ ہجری کے واقعات، ص ۳۵۱

[3] ...... فتح الباری، کتاب المغازی، باب غزوۃ انمار، ۷/ ۵۳۷، تحت الحدیث: ۴۱۴۰

www.dawateislami.net

پردہ صرف عورتوں کے لیے ہی کیوں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سوال پیدا ہوتا ہے کہ صِرف عورتوں کو ہی پردے و حِجاب کا حُکم کیوں دیا گیا۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صَفحات پر مشتمل کتاب **اسلامی زندگی** صَفْحَہ 105 پر عورتوں کے پردہ کرنے کے پانچ اَسباب کچھ یوں تحریر ہیں:

﴿1﴾ ☜ عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دِکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضَروری ہے۔

﴿2﴾ ☜ عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چَمَن میں پھول اور پھول چَمَن میں ہی ہَرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہَر لایا گیا تو مُرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چَمَن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں، اس کو بلاوجہ باہَر نہ لاؤ ورنہ مُرجھا جائے گی۔ عورت کا دِل نِہایَت نازُک ہے، بَہُت جلد ہر طرح کا اَثَر قبول کرلیتا ہے، اس لیے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

﴿3﴾ ☜ ہمارے یہاں بھی عورت کو صِنْفِ نازُک کہتے ہیں اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دُور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لیے مضبوط پتھر ہیں، اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

www.dawateislami.net

(4) ☜ عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزّت اور آبرو ہے اور اس کی مِثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لیے ایک بد نُما داغ ہیں، اس لیے اس کو ان دھبوں سے دُور رکھو۔

(5) ☜ عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نِگاہ اپنے شوہر کے سِوا کسی پر نہ ہو، اس لیے قرآنِ کریم نے حُوروں کی تعریف میں فرمایا: قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)[1] اگر اس کی نِگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہَر کھوچکی، پھر اس کا دِل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائے گا۔

کیا عورتوں کا گھروں میں رہنا ظلم ہے؟

بعض لوگ اِعتِراض کرتے ہیں کہ عورتوں کا گھروں میں قید رکھنا ان پر ظلم ہے جب ہم باہَر کی ہوا کھاتے ہیں تو ان کو اس نعمت سے کیوں محروم رکھا جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گھر عورت کیلئے قید خانہ نہیں بلکہ اس کا چَمَن ہے گھر کے کاروبار اور اپنے بال بچّوں کو دیکھ کر وہ ایسی خوش رہتی ہیں جیسے چَمَن میں بُلبل۔ گھر میں رکھنا اس پر ظلم نہیں، بلکہ عزّت و عِصمَت کی حِفَاظَت ہے اس کو قدرت نے

[1] ....ترجمۂ کنزُالایمان: شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔

www.dawateislami.net

اسی لیے بنایا ہے۔ بکری اسی لیے ہے کہ رات کو گھر رکھی جائے اور شیر، چیتا اور مُحافِظ کتا اس لیے ہے کہ ان کو آزاد پھرایا جائے، اگر بکری کو آزاد کیا تو اس کی جان خطرے میں ہے اس کو شِکاری جانور پھاڑ ڈالیں گے۔ [1]

پردہ و حجاب گویا اسلامی شعار ہے

پیاری اسلامی بہنو! پردہ و حِجاب گویا اِسلامی شعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اِسلام سے قبل عورت بے پردہ تھی اور اِسلام نے اسے پردہ و حِجاب کے زیور سے آراستہ کرکے عَظمت و کردار کی بُلندی عطا فرمائی، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہِلیّت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی اس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: اگلی جاہِلیّت سے مُراد قبلِ اِسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اِظْہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا

[1] .... اسلامی زندگی، ص ۱۰۶، ملتقطاً

www.dawateislami.net

اچھی طرح نہ ڈھکیں۔[1] افسوس! موجودہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیّت والی بے پردگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

عہدِ رسالت میں حجاب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسلام نے عورت کو پردے و حِجاب کی صُورت میں جو عَظَمت و سربُلَندی عطا کی، عہدِ رسالت کی بُلَند ہِمَّت عورتوں نے اسے اس قدر اپنایا کہ حِجاب آزاد مسلمان عورت کی عَلامَت بن گیا۔ چنانچہ،

حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر اور مدینہ منوّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کے درمیان تین دن قِیام فرمایا، اسی دَوران حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو اپنے حَرَم میں داخِل فرمایا، پھر دورانِ سفر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دعوتِ ولیمہ کی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اِہتِمام نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حُکْم دیا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ تھا، لیکن تا حال صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر یہ واضِح نہ ہوا تھا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زَوجِیَّت میں لیا ہے یا کہ کنیز بنایا ہے (کیونکہ یہ خیبر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں)

[1] .... خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۷۸۰

www.dawateislami.net

انہوں نے اپنی اس اُلجھن کو حل کرنے کے لیے طے کیا کہ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زَوجیّت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو کنیز بنایا ہے۔ جب قافلے نے کوچ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیچھے حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔[1]

پردہ و حجاب کے درجات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردہ و حِجاب کے کچھ دَرَجات ہیں۔ چنانچہ،

پہلا درجہ

عورت خود کو گھر کی چار دِیواری اور پردے کا اس طرح پابند بنالے کہ کسی غیر مرد کی نِگاہ اس پر نہ پڑے، یعنی کوئی غیر محرم اس کے جسم کو تو کجا اس کے لِباس تک کو نہ دیکھ پائے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہِلیّت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

اسی طرح ایک مَقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

[1] ......بخاری، کتاب النکاح، باب البناء فی السفر، ص ۱۳۲۷، حدیث: ۵۱۵۹

www.dawateislami.net

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍؕ (پ۲۲، الاحزاب:۵۳) ترجمۂ کنزُالایمان: اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

یہ آیتِ مُبارکہ اگرچہ اُمَّھَاتُ الْمُوْمِنِین رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ کی شان میں نازِل ہوئی جیسا کہ اس کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے اِمام بیضاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نبوّت میں عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی خِدْمَت میں نیک بھی حاضِر ہوتے ہیں اور بد بھی، لہٰذا اُمَّھَاتُ المومنین کو پردے کا حُکْم اِرشاد فرمایئے۔ چنانچہ یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی۔[1] بہر حال سَبَب کچھ بھی ہو پردے کا حُکْم نازِل ہونے کے بعد جن صحابیات طیبات رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ نے پردے کے اس پہلے دَرَجہ پر عَمَل کرتے ہوئے خود کو گھر کی چار دِیواری تک محدود کر لیا ان میں سے دو[2] کی مثالیں پیشِ خِدْمَت ہیں:

گھر سے جنازہ ہی نکلا

ایک بار اُمُّ الْمُوْمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی اَزواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کر لیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مُجھے گھر میں

[1] .... بیضاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۳، ۳/۲۳۷

www.dawateislami.net

رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں پیامِ اَجَل (موت) آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر کے دروازے سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[1]

جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے

اسی طرح مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے موت کے وَقْت یہ وصِیَّت فرمائی کہ بعدِ اِنتقال مجھے رات کے وَقْت دفن کرنا تاکہ میرے جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے۔[2]

چُو زہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ در آغوش شبیر ے بہ بینی

یعنی حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسی اولاد دیکھو۔

کیا پردے کے پہلے درجہ پر عمل صحابیات ہی کا کام تھا؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! پہلے درجہ کے پردے و حِجاب پر عَمَل کرنے والی صحابیات کی سیرتِ طیبہ کا یہ روشن پہلو آج کے دَور کی اِسلامی بہنوں کے لیے عَمَلی

[1] .... درِمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹

[2] .... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اوّل، ذکر وفات فاطمہ زہرا، الجزء الثانی، ص ۴۶۱

www.dawateislami.net

نمُونہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر آپ میں سے کوئی یہ سمجھے کہ یہ اِنتہائی مشکل کام ہے اور صِرف صحابیات کے ہی بس کا تھا، اب کسی کے لیے اس طرح کے پردے کا اِہتمام کرنا ممکن نہیں تو جان لیجئے کہ حقیقت میں ایسا نہیں، کیونکہ تاریخ میں ایسی روشن ضمیر و باپردہ صالحات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے دامَن کے دھاگے پر بھی کسی غیر محرم کی نِگاہ نہیں پڑی۔ چنانچہ،

شیخ عَبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **اَخبارُ الاَخیار** میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خُشک سالی ہوئی، لوگوں نے بہُت دُعائیں کیں مگر بارِش نہ ہوئی، تو شیخ نظامُ الدِّین ابو المؤیّد رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے اپنی والِدہ ماجِدہ کے پاکیزہ دامَن کا ایک دھاگا اپنے ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ ربّ العزّت میں یوں عرض کی: اے **اللہ**! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، مولا اِس کے طُفیل بارانِ رحمت (یعنی رحمت کی بارش) نازِل فرما۔ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ ابھی شیخ نظامُ الدِّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المَتِین نے یہ جُملہ کہا ہی تھا کہ چھما چھم بارِش برسنے لگی۔[1]

برستا نہیں دیکھ کر اَبرِ رَحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے[2]

[1] .... اخبار الاخیار ذکر بعضے از نسائے صالحات، بی بی سارہ، ص ٢٩٤
[2] .... حدائق بخشش، ص ١٥٨

www.dawateislami.net

دوسرا درجہ

پردے کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر کسی مجبوری کے تحت گھر کی چار دیواری میں خود کو پابند نہ کر سکیں اور باہَر نکلنا پڑے تو خوب پردے کا اِہتمام کر کے نکلیں تاکہ کوئی آپ کو پہچان نہ پائے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم نو عمر لڑکیوں، حیض والیوں اور پردے والیوں کو حکم دیا کہ عیدَین پر (نماز کے لیے) گھر سے نکلیں مگر حیض والیاں نماز میں شامِل نہ ہوں، بلکہ بھلائی کے کاموں اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے بعض کے پاس تو جِلْبَاب (برقع یا بڑی چادر) نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی جِلْبَاب (بڑی چادر کا کچھ حِصّہ) اوڑھا لے۔ [1]

صحابیات کا حجاب کیسا تھا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا عورت کو گھر میں ہی رہنا چاہئے اور اگر کبھی کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے گھر سے باہَر نکلنا بھی پڑے تو بغیر پردہ کے بالکل نہ نکلے اور پردہ بھی ایسا کہ جسم کے کسی حِصّے پر کسی کی نگاہ نہ پڑے۔ چنانچہ اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب قرآنِ مجید کی یہ

---

[1] ......مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکر اباحۃ......الخ، ص ٣١٧، حدیث: ٨٩٠

www.dawateislami.net

آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (پ۲۲، الاحزاب:۵۹)

تو اَنصار کی خواتین سیاہ چادر اَوڑھ کر گھروں سے نکلتیں، ان کو دُور سے دیکھ کر یوں لگتا کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔ [1]

گھر سے باہَر نکلنے کی احتیاطیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اگر کسی وجہ سے گھر سے باہَر نکلنا پڑے اور شریعت بھی اس کی اِجازَت دیتی ہو تو گھر سے باہَر نکلتے وَقْت خوب خوب پردے کا اِہتِمام کرلیجئے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اِسلامی بہنوں کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ اس کے مُتَعَلِّق دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صَفحات پر مشتمل کتاب **پردے کے بارے میں سوال جواب** صَفْحَہ 42 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت **علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ایک سوال کے جواب

[1] ......ابو داود، کتاب اللباس، باب فی قولہ یدنین علیھن...الخ، ص٦٤٥، حدیث: ٤١٠١، مفھوماً

www.dawateislami.net

میں تحریر فرماتے ہیں: شَرعی اِجازَت کی صُورَت میں گھر سے نکلتے وَقْت اِسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مَرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اِجازَتِ شَرعی ظاہِر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہَیْئَت (یعنی شکل و صورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہِر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعَت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو وَضْعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ

www.dawateislami.net

کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حَرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قطعی ہے۔ [1]

خواہ مخواہ کی عذر خواہی سے بچئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم میں سے بعض وہ اِسلامی بہنیں جنہیں کسی مُعاشَرتی مجبوری کی بنا پر گھر سے باہَر بالخصوص کسی سفر پر نکلنا پڑتا ہے تو پردے کا اِہتمام نہیں کرتیں، بلکہ اپنی بے پردگی کا عُذر یوں بیان کرتی ہیں کہ ہمارے لیے ایسا ممکن نہیں۔ ایسی تمام اِسلامی بہنوں کی ترغیب کے لیے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی درج ذیل یہ حِکایت ہی کافی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب دشمنِ اسلام اَبُوجہل کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عِکْرِمہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) یمن کی طرف بھاگ گئے ہیں اور وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آپ انہیں قتل کر دیں گے، لہٰذا انہیں اَمان عطا فرما

[1] .... فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۲۱۷

www.dawateislami.net

دیجئے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے سَیِّدُنا عِکْرِمَہ کو اَمان دیدی۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عِکْرِمَہ کی تلاش میں باپردہ نکل پڑیں اور آخر تِہامَہ کے ساحل پر جا پہنچیں۔ ادھر عِکْرِمَہ بھی اسی ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ڈگمگانے لگی، کشتی بان نے کہا: اِخلاص سے رب کو یاد کرو۔ عِکْرِمَہ بولے: میں کون سے الفاظ کہوں؟ اس نے کہا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو! تو بولے: اس کلمہ کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں، لٰہذا تم مجھے یہیں اُتار دو۔ اتنے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آپ کو دیکھ لیا اور ان سے کہنے لگیں: اے میرے چچازاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آرہی ہوں جو بہُت زیادہ رحم دل اور احسان فرمانے والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ لٰہذا خود کو ہلاکت میں مت ڈالئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اِصرار پر عِکْرِمَہ رُک گئے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے انہیں اَمان کی یقین دہانی کراتے ہوئے واپسی کے لیے آمادہ کر لیا، اس کے بعد دونوں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا لوٹ آئے اور یوں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ باپردہ بارگاہِ نبوّت میں حاضِر ہوئیں تو انھوں نے اَمان کی یقین دہانی کے بعد اِسلام قبول کر لیا۔[1]

[1] ....کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، المجلد السابع،

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس طویل حِکایَت میں ہم سب کے لیے بہُت سے مَدَنی پھول موجود ہیں اور ان میں سب سے اَہَم مَدَنی پھول یہ ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام لانے کے بعد اپنے شوہر کو بھی اِسلام کی حقّانِیَّت کے سائے میں لانے کے لیے اس قدر طویل سفر کیا مگر اِسلامی تعلیمات پر عَمَل کسی بھی موقع پر ترک نہ کیا اور پُر مَشَقَّت سفر میں بھی باپردہ رہیں۔ یوں بالآخر ان کی اپنے گھر کو مَدَنی ماحول کا گہوارہ بنانے کی مَدَنی سوچ رنگ لائی اور ان کے شوہر بھی مَدَنی رنگ میں رنگ گئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے گھروں کو مَدَنی ماحول کا گہوارہ بنانے کے لیے اگر آپ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی مشکلات کو یاد کرلیا کیجئے اور یاد رکھئے کہ اس راہِ پُر خَطَر پر چلنا بڑے دِل گردے کا کام ہے۔ سچّی وَفا یہ ہے کہ جب خود مَدَنی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے دیگر گھر والوں کو بھی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی مُعطّر و مشکبار فضا سے دُور نہ رہنے دیجئے۔

تیسرا درجہ

پردے کا تیسرا اور سب سے کم تر دَرَجہ یہ ہے کہ عورت کم از کم اس قدر

۱۳ / ۲۳۲، حدیث: ۳۷۴۱۶، مفھوماً

www.dawateislami.net

پردے کا اِہتمام ضَرور کرے کہ جس قدر رب کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے یعنی نماز پڑھتے وَقْت لازِم ہے۔ مُراد یہ ہے کہ نامحرم کے سامنے کم از کم سِتْرِ عورت کا خیال ضَرور رکھے۔ چنانچہ،

ستر عورت کیا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صَفحات پر مشتمل کتاب اسلامی بہنوں کی نماز (حنفی) صَفْحَہ 91 پر ہے: اِسلامی بہن کے لیے ان پانچ اَعضا: مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے عِلاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے۔[1] البتّہ اگر دونوں ہاتھ (گٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہِر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نَماز دُرُست ہے۔ اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فَرْض ہے نَظر آئے یا جِلد (یعنی چمڑی) کا رنگ ظاہِر ہو نَماز نہ ہوگی۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہائے افسوس! صد افسوس! آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے، لہٰذا یاد رکھئے! ایسا کپڑا پہننا جس سے سِتْرِ عورت نہ ہوسکے عِلاوہ نَماز کے بھی حرام ہے۔[3] جیسا کہ حضرت سیِّدُنا دِحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے

[1] ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ص ۵۸

[2] ...... فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاول، ۱/ ۶۵

[3] ...... بہارِ شریعت، نماز کی شرطوں کا بیان، ۱/ ۴۸۰

www.dawateislami.net

ہیں: ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقدس میں سفید رنگ کے مِصری کپڑے لائے گئے جو کہ قدرے باریک تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کپڑا مُجھے عطا کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے اپنی قمیص بنالینا جبکہ دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا جسے وہ اپنا دوپٹا بنالے۔ فرماتے ہیں: جب میں واپس مڑا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُجھے اس بات کی تاکید فرمائی کہ اپنی بیوی کو یہ حُکْم بھی دینا کہ اس کے نیچے دُوسرا کپڑا لگالے تاکہ بدَن کی صِفَت معلوم نہ ہو۔[1]

نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ اتنا دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدَن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدَن سے ایسا چپکا ہو کہ دیکھنے سے عُضْو کی ہَیْئَت (ہے اَٹ یعنی شکل و صورت اور گولائی وغیرہ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچِہ نَماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نِگاہ کرنا جائز نہیں۔[2] اور ایسا لِباس لوگوں کے سامنے پہننا بھی مَنع ہے اور عورَتوں کے لیے بدرَجۂ اَولٰی مُمانَعت۔[3] بعض وہ اِسلامی بہنیں جو مَلْمَل وغیرہ کی ایسی باریک چادَر نَماز میں اَوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی (کالک) چمکتی ہے یا ایسا لِباس پہنتی ہیں جس سے اَعضا کا رنگ نظر آتا ہے جان

---

[1] ……… ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس القباطی للنساء، ص ٦٤٧، حدیث: ٤١١٦

[2] ……… ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب الی وجہ الامرد، ۱۰۳/۲

[3] ……… بہارِ شریعت، نماز کی شرطوں کا بیان، ۱/ ۴۸۰

www.dawateislami.net

لیں کہ ایسے لِباس میں بھی نَماز نہیں ہوتی۔

پردہ مگر کن سے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا ہر اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو مَحرم نہ ہو وہ اجنبی ہوتا ہے، مَحرم سے مُراد وہ مَرد ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نِکاح حرام ہو۔ جبکہ مَحارِم میں تین۳ قسم کے اَفراد داخِل ہیں:

﴿1﴾ نَسَب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کے لیے نِکاح حَرام ہو۔

﴿2﴾ رَضاعت یعنی دُودھ کے رشتے کی بِنا پر جن سے نِکاح حَرام ہو۔

﴿3﴾ مُصاہَرت یعنی سُسرالی رِشتے کی وجہ سے جن سے نِکاح حَرام ہو جیسے سُسر کے لیے بہو یا ساس کے لیے داماد۔

(پہلی قسم یعنی) نسبی مَحارِم کے سِوا (باقی) دونوں طرح کے مَحارِم سے پردہ واجِب بھی نہیں اور منع بھی نہیں، خُصُوصاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پردہ کرے۔[1] البتہ! سُسرال میں دَیْوَر و جَیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردہ میں رَہنا بہُت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وَقت کیسے اپنے چہرہ کو چُھپائے؟ چنانچہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400

[1] .... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۴، ۴۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

صَفحات پر مشتمل کتاب پردے کے بارے میں سوال جواب صَفْحَہ 50 پر فرماتے ہیں: گھر میں رَہتے ہوئے بھی بِالخصوص دَیْوَر وجیٹھ وغیرہ کے مُعامَلہ میں مُحتاط رَہنا ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیِّدُنا عُقْبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، پیکرِ شرم وحیا، مکّی مَدَنی مصطفٰے، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دَیوَر کے مُتعَلِّق کیا حُکْم ہے؟ فرمایا: دَیوَر موت ہے۔[۱] دَیوَر کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فِتنہ کا اندیشہ زِیادہ ہے۔ مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ وقارِ مِلّت مولانا وقارُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین فرماتے ہیں: ان رشتہ داروں سے جو نامَحرم ہیں (پردہ بہت دشوار ہو تو ان سے) چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ سِتْر (پردہ) کرنا ضروری ہے، زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہِر نہ کیا جائے۔[۲] بَہَر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتہ داروں سے پردہ دُشْوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اِجازَت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدَن کے اَعضا جسم کی ہیئت (ہے اَت، یعنی صورت و گولائی)

[۱] .... بخاری، کتاب النکاح، باب لایخلون رجل... الخ، ص۱۳۴۴، حدیث: ۵۲۳۲

[۲] .... وقار الفتاوی، ۳/۱۵۱

www.dawateislami.net

گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔[1]

پردہ دار کے لیے آزمائش

آج کل پردہ کرنے والیوں کا مُلانی کہہ کر گھر میں مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی (کوئی اسلامی بہن) عورتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو!!! ❀ ☜ کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! ❀ ☜ کوئی بولتی ہے: بس ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! ❀ ☜ کوئی کہتی ہے، دنیا بَہُت ترقّی کر چکی ہے اور تم نے یہ کیا دَقیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اِس طرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چِکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ واقعی یہ حالات نہایت ہی نازُک ہیں اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مبتلا رہتی ہے مگر اسے ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کر دینا یا غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید اُلَجھ سکتا ہے۔

ایسے مَوقَع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عام اِعلانِ نبوّت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک

[1] ...... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۵۰ تا ۵۲، ملتقطاً

www.dawateislami.net

کُفّارِ بد انجام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِحترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امین اور صادِق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُونہی عَلَی الْاِعلان اِسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بداَطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُونہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے۔ مَدَنی اِلتجا ہے کہ کیسا ہی صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مَت چھوڑیئے، نیز بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صَدمے کے وَقْت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لیے جنّت کے سوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔ [1]

مرض یا کسی مصیبت میں پردے کا اہتمام کرنا کیسا؟

افسوس! آج کل بیماری و مصیبت پر صَبْر کا دامَن تھامے رہنے کے بجائے بے

[1] ......ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ، ص۲۵٦، حدیث: ۱۵۹۷
پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۲ تا ۵۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

صَبری کا مُظاہَرہ کیا جاتا ہے حالانکہ ایک مسلمان کیلئے بیماری و مصیبت باعِثِ نُزولِ رَحمت اور گناہوں کا کفّارہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مومن کو جو تھکاوٹ، بیماری، پریشانی، خوف، رنج اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عِوَض اس کے گناہ مِٹا دیتا ہے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کسی بھی بیماری یا دکھ تکلیف پر کبھی واویلا کرنا چاہئے نہ آپے سے باہر ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دامَنِ رحمت سے وابستہ رہنا چاہئے، اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جُنُون و مرگی وغیرہ ایسی مُوذی بیماریاں اور حد دَرَجہ کسی قریبی عزیز مثلاً ماں، باپ، بہن، بھائی، شوہر، بیوی یا اَولاد وغیرہ کے اس جہانِ فانی سے کوچ کر کے ہمیشہ کے لیے جُدا ہو جانے کا دکھ ایسی مصیبتیں ہیں جو بندے کو ہوش سے بیگانہ کر دیتی ہیں اور یہ عام مُشاہَدہ ہے کہ اس وَقت اکثر اِسلامی بہنیں مصیبت اور دکھ کے عالَم میں پردے کے اِہتِمام سے غافِل ہو کر بے پردگی کا مُرتَکِب ہو جاتی ہیں، مگر قربان جائیں صحابیات طیبات رضی اللّٰہ تعالٰی عَنْھُنَّ کے جذبۂ اِیمانی پر! جنہوں نے راہِ خدا میں مصائب و تکالیف کے پہاڑوں کو بھی خندہ پیشانی سے قبول کیا لیکن اَحْکاماتِ اِسلام کا دامَن کبھی کسی حال میں ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ چنانچہ،

[1] ...... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص ۱۴۳۱، حدیث: ۵۶۴۱

www.dawateislami.net

بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں

ابو داود شریف میں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ خلاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے نِقاب ڈالے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں تو اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی باپردہ ہیں! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حَیا نہیں کھوئی۔[1]

حالتِ مرض میں بے پردہ ہو جانے کی فکر

حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رَباح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں جنّتی عورت نہ دِکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ حبشی عورت (جنتی ہے)۔ اِس نے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آکر عرض کی: **یَا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مِرگی کے مَرض کی وجہ سے میرا سِتْر (پردہ) کھل جاتا ہے آپ میرے لیے دُعا فرمایئے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: چاہو تو صَبْر کرو تمہارے لیے جنّت ہے اور اگر چاہو تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تمہارے لیے دُعا کروں کہ وہ تجھے عافیت عطا فرمائے۔ اِس نے عرض کی: میں صَبْر کروں گی۔ پھر عرض کی: دُعا کیجئے بَوَقْتِ مِرگی میرا پردہ نہ کُھلا کرے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ......ابو داود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال......الخ، ص۳۹۷، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطاً

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لیے دعا فرمادی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردے کے بارے میں مزید جاننے کے لیے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **پردے کے بارے میں سوال جواب** کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس میں پردے سے مُتَعَلِّق بے شُمار مَوضُوعات پر مَعلُومات کا ایک خزانہ آپ کے ہاتھ لگے گا۔ جیسا کہ عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟، مرد و عورت کے سِتْر کی مِقدار کیا ہے؟، عورت سسرال میں کس طرح پردہ کرے، گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنائے؟ حُصولِ تعلیم وغیرہ کے سلسلے میں پردے کے اِہتِمام کی صورت کیسے بنائی جائے؟ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے اس کتاب کو خرید فرما کر خود بھی پڑھئے اور خیر خواہی کی نِیَّت سے دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

پردے میں احتیاط کی مثالیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردے کے مذکورہ دَرَجات ہی نہیں بلکہ سَلَف صالحات بالخصوص صحابیات طیبات سے اس سلسلے میں کئی ایسی اِحتیاطیں بھی منقول ہیں جن پر بلاشبہ تاریخِ عالَم اَنگشت بَدَنْداں (حیران) ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے ذیل میں ۲ دو باتیں پیشِ خِدمت ہیں:

[1] ......بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، ص ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۲

www.dawateislami.net

حالتِ احرام میں بھی پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِحرام میں منہ چُھپانا عورت کے لیے بھی اسی طرح حرام ہے جیسا کہ مرد کیلئے حرام ہے۔ مگر اس حوالے سے صحابیات کی زندگیوں کے جو سنہری گوشے تاریخ میں درج ہیں وہ اپنی مِثال آپ ہیں۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: قافلے ہمارے پاس سے گزرتے جبکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اِحرام باندھے ہوئے تھیں، جب وہ لوگ ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی جِلْبَاب (برقع نما بڑی چادر) سر سے نیچے لٹکا لیتی (اس اِحتیاط سے کہ منہ پر نہ لگے) اور جب وہ آگے گزر جاتے تو ہٹا دیتی۔[1]

معلوم ہوا عورتوں کے لیے اگرچہ اِحرام میں منہ چھپانا حرام ہے مگر اجنبی لوگوں سے اس طرح پردہ کرنا کہ وہ انہیں دیکھ نہ پائیں تقویٰ و طہارت کی اعلیٰ مثال ہے۔ جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نے مِراٰۃُ المناجیح میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس قول کی جو شرح بیان کی ہے، اگر اسے سامنے رکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس قول کو مُلاحَظہ کیا جائے تو صُورَت کچھ یوں بنے گی: گویا آپ نے یہ فرمایا کہ ویسے تو

[1] ......ابو داود، کتاب المناسك، باب فی المحرمة تغطی وجهها، ص۲۹۷، حدیث: ۱۸۳۳

www.dawateislami.net

ہم اپنی سہیلیوں کے ساتھ اپنے چہرے کھلے رکھتی تھیں مگر جب دیگر لوگوں کے قافلے ہم پر گزرتے تو چونکہ ان میں مرد بھی ہوتے تھے، اس لیے ہم ان سے پردہ کرنے کی کوشش کرتی تھیں، یعنی جب وہ ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنے سر سے چہرے پر چادر ڈال لیتی مگر اس طرح کہ چادر کا یہ حِصّہ چہرے سے مَس (یعنی ٹچ) نہ کرے بلکہ اس سے علیحدہ رہے کہ اس میں پردہ بھی ہو جاتا اور نِقاب چہرے سے مَس بھی نہ ہوتا۔ پھر جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم منہ سے چادر ہٹا لیتی تھیں کیونکہ اب کوئی نامحرم مرد نہ رہتا تھا جس سے پردہ ہو۔[۱]

اسی حدیث کی شرح میں مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ ثابِت نہیں ہوتا کہ وہ حضرات اپنے مدینہ والے (یعنی اپنے شہر کے) مردوں سے پردہ نہ کرتی تھیں، جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا، پردہ ہر اس مرد سے واجِب ہے جس سے نِکاح دُرُست ہو، خواہ مدینہ (یعنی اپنے شہر یا گاؤں) کا ہو یا باہر کا۔[۲]

جہانِ فانی سے کوچ کر جانے والوں سے پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہائے افسوس! ایک ہم ہیں کہ آج کے اس پُر فِتَن

[۱] ......مراٰۃ المناجیح، باب محرم کس چیز سے بچے، دوسری فصل، ۴/ ۱۸۸-۱۸۹بتغیر

[۲] ......المرجع السابق، ص۱۸۸

www.dawateislami.net

اور نفسا نفسی کے دَور میں جہاں ہر طرف عزتوں کے سوداگر موجود ہیں ہم سے زندہ و غیر محرم مَردوں سے پردے کا کماحقہ اہتمام ممکن نہیں رہا اور ایک صحابیات طیبات تھیں جنہوں نے عزّتوں کے مُحافِظوں کی مَوجُودَگی میں زندہ لوگ تو ایک طرف جہانِ فانی سے کوچ کر جانے والوں سے بھی پردے کا اِہتِمام کر کے تاریخ کے سنہری اَوراق میں رنگ بھر دیئے۔ چنانچہ،

اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتی ہیں: جب میں اپنے اس گھر میں داخِل ہوتی جس میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے والِد مدفون ہیں تو اس خیال سے اپنی اوڑھنی نہ لیتی کہ یہاں تو میرے شوہر اور والِد ہیں، مگر جب سے عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں دفن ہوئے تو خُدا کی قسم! میں ان سے شَرْم کے باعِث باپردہ حاضِر ہوتی ہوں۔ [1]

شرحِ حدیث

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان مِراٰۃُ المناجیح جلد 2 صَفْحہ 527 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جب تک میرے حُجرے میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) مدفون رہے تب تک تو میں سَر کھولے یا ڈھکے ہر طرح حُجرے شریف میں چلی جاتی تھی

[1] ......مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ١٠/٤٥٧، حدیث: ٢٦٤٠٨

www.dawateislami.net

کیونکہ نہ خاوند سے حِجاب ہوتا ہے نہ والِد سے، (مگر) جب سے حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) میرے حُجرے میں دَفن ہو گئے تب سے میں بغیر چادر اَوڑھے اور پردہ کا پورا اِہتمام کئے بغیر حجرے شریف میں نہ گئی کہ حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) سے شَرم وحَیا کرتی ہوں۔

اس حدیث سے بہُت مسائل مَعلوم ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ مَیِّت کا بعدِ وفات بھی اِحْتِرام چاہئے۔ فقہا فرماتے ہیں کہ مَیِّت کا ایسا ہی اِحْتِرام کرے جیسا کہ اس کی زِنْدَگی میں کرتا تھا۔ دُوسرے یہ کہ بزرگوں کی قُبور کا بھی اِحْتِرام اور ان سے بھی شَرم وحَیا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ مَیِّت قبر کے اندر سے باہَر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے۔ دیکھو! حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) سے عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھا) ان کی وفات کے بعد شرم وحَیا فرما رہی ہیں اور اگر آپ باہَر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حَیا فرمانے کے کیا معنٰی۔ چوتھے یہ کہ قبر کی مٹّی، تختے وغیرہ تو مَیِّت کی آنکھوں کے لیے حِجاب نہیں بن سکتے مگر زائر (یعنی زِیارت کرنے والا) کے جسم کا لباس ان کے لیے آڑ ہے، لِہٰذا مَیِّت کو زائر (زیارت کرنے والا) ننگا نہیں دکھائی دیتا ورنہ حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھا) کا چادر اَوڑھ کر وہاں جانے کے کیا معنٰی تھے، یہ قانونِ قدرت ہے۔ لِہٰذا حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ جب حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) قبر کے اندر سے زائر کو دیکھ رہے ہیں تو زائر کے کپڑوں کے اندر کا

www.dawateislami.net

جسم بھی انہیں نظر آرہا ہے۔ [1]

فروغ وحفاظتِ حجاب میں صحابیات کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے صحابیات پردے کا کس قدر اِہتمام کرتی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ وہ پاک ہستیاں تھیں جنہوں نے آقائے دوجہان، رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار سے جو کچھ سیکھا اُس پر عَمَل پیرا ہونا نہ صِرف خود پر لازِم کر لیا بلکہ دوسروں کے لیے بھی لازِم جانا تاکہ ان کی زندگیاں بھی اَحکامِ خُدا اور رسول پر عَمَل کرنے سے مینارۂ نور بن جائیں۔ جیسا کہ **پردے کے بارے میں سوال جواب** صَفْحَہ 214 پر ہے: ایک مرتبہ اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حاضِر ہوئیں، انہوں نے بارِیک دوپٹّا اَوڑھ رکھا تھا، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس دوپٹّے کو پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹّا اوڑھا دیا۔ [2] مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹّہ کو پھاڑ کر دو رُومال بنا دیئے تاکہ

---

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، قبروں کی زیارت، تیسری فصل، ۲/ ۵۲۷

[2] ...... موطا امام مالك، كتاب اللباس، باب ما يكره للنساء... الخ، ص ۴۸۵، حديث: ۱۷۳۹

www.dawateislami.net

اوڑھنے کے قابل نہ رہے، رُومال کے کام آوے، لہٰذا اس پر یہ اِعْتِراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع کیوں فرما دیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عملی تبلیغ اور بچیوں کی صحیح تربیّت و تعلیم اس دوپٹّہ سے سر کے بال چمک رہے تھے، سِتْر حاصِل نہ تھا اس لیے یہ عَمَل فرمایا۔[1]

پردے کے بارے میں قرآن و سنت سے ماخوذ مدنی پھول اور بے پردگی کی تباہ کاریاں

پردے کے متعلق مدنی پھول

- پردہ کرنے میں اَحکامِ خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔
- پردہ دلوں کی طہارت کا سَبَب ہے۔
- پردہ عِفَّت و پاکدامنی کی نِشانی ہے۔
- پردہ ایمان کی عَلامَت ہے۔
- پردہ عَلامَتِ حَیا ہے۔
- پردہ مُحافِظِ حَیا ہے۔
- پردہ مُوجِبِ سِتْر ہے۔
- پردہ غیرت کا تقاضا ہے۔

[1] ......مرآۃ المناجیح، لباس کا بیان، تیسری فصل، ۶/ ۱۲۴

www.dawateislami.net

بے پردگی کی تباہ کاریاں

- بے پردگی اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہے۔
- بے پردگی ہلاکت خیز گناہِ کبیرہ ہے۔
- بے پردگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری اور لعنت کا سبَب ہے۔
- بے پردگی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔
- بے پردگی بروزِ قیامت اندھیرے کا باعِث ہے۔
- بے پردگی نِفاق کی عَلامَت ہے۔
- بے پردگی ایک بُرا کام ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں۔
- بے پردگی مُعاشَرے میں فَحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔
- بے پردگی رُسوائی کا باعِث بنتی ہے۔
- بے پردگی شیطانی کام ہے۔
- بے پردگی غیر مسلمانوں کی سازِش ہے۔
- بے پردگی زمانۂ جاہِلیَّت کی یاد تازہ کرتی ہے۔
- بے پردگی فطرت کے برعکس ہے۔
- بے پردگی میں انسانی تہذیب کی تَذلیل وتَنَزُّلی ہے۔
- بے پردگی بے شُمار بُرائیوں کی اصل ہے۔

www.dawateislami.net

❀☜ بے پردگی حیا و غیرت کے خاتمے کا سبب ہے۔

❀☜ بے پردگی نوجوان نسل کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

❀☜ بے پردگی بسا اوقات خاندانوں میں پھوٹ کا باعث بن جاتی ہے۔

❀☜ بے پردگی آنکھوں کے زِنا کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

پردے کے متعلق امیر اہلسنت کی مختلف کتب سے ماخوذ چند مدنی پھول

❀☜ افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیّت والی بے پردگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔[1]

❀☜ اِس گئے گزرے دَور میں جس میں پردے کا تصوُّر ہی مِٹتا جارہا ہے، مرد و عورَت کی آپَسی بے تکلُّفی اور بد نِگاہی کو مَعَاذَ الله عیب ہی نہیں سمجھا جارہا ایسے نامُساعِد حالات میں ہر حیادار و پردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اُس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہیے۔[2]

❀☜ اب تو حالات دن بدن بگڑتے جارہے ہیں، شرعی پردے کا تصوُّر ہی ختم ہوتا جارہا ہے سچ پوچھو تو حالت ایسی ہے کہ مُبالَغے کے ساتھ عرض کروں

[1] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳

[2] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰۳

www.dawateislami.net

تو اِس نازک ترین دَور میں عورت کو ہزار پردوں میں چُھپا دیا جائے تب بھی کم ہے!(1)

☜ مسلمانوں کی ترقّی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پردگی رُکاوٹ ہے۔(2)

☜ جو جسم کے پردے کا مُطلَقاً انکار کرے اور کہے کہ صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے، اُس کا ایمان جاتا رہا۔(3)

☜ پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچّھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا۔(4)

☜ افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے نکل کر مخلوط تعلیم کی نُحُوست میں گرفتار، بوائے فرینڈ کے چکّر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصِل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر و چار دیواری میں ہوگی وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ باحیا ہی ہوگی۔(5)

---

1 ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۶

2 ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۵۲

3 ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۴

4 ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۵

5 ......باحیا نوجوان، ص ۱۶

www.dawateislami.net

❀☜ افسوس! حالات بِالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر کنواری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی و مائیوں کی رَسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مُظاہَرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رَواج ہے کہ دولہا نکاح کے بعد رُخصتی سے قبل نامَحرمات کہ جن سے پردہ ضروری ہے اُن جوان لڑکیوں کے جُھرمَٹ میں جاتا ہے اور وہ دولھا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

❀☜ آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں اَفعال واَقوال ہر لحاظ سے چادرِ حَیا کو تار تار کر رہی ہیں۔[2]

❀☜ مُعاشَرے کا اکثر حصّہ حَیا سے محروم ہے! تقریباً ہر گھر میں ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے باعِث بے پردَگی اور بے حیائی کا ماحول ہے۔ دُنیوی رسائل، ڈائجسٹ اور ناولیں پڑھ پڑھ کر، اخبارات میں دنیا بھر کی گندی خبریں اور مُخَرِّبِ اَخلاق مضامین کا مطالعہ کر کر کے اور سڑکوں پر جابجا لگے ہوئے سائن بورڈز اور اخبارات کی بے حیائی سے بھرپور تصاویر دیکھ دیکھ کر ذہنیت خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے شاید انہیں وُجوہات کی بنا پر

[1] ......باحیانوجوان، ص۱۷

[2] ......باحیانوجوان، ص۱۷

www.dawateislami.net

اب ماموں زاد، خالہ زاد، چچازاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی مُمانی نیز پڑوسنوں سے پردے کا ذہن نہیں رہا۔ (۱)

❀☜ خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچَازاد، تایازاد، دیور و جیٹھ، خالو، پھوپھا، بہنوئی بلکہ اپنے نامحرم پیر و مرشِد سے بھی پردہ کیجئے۔ نیز مرد کا بھی اپنی مُمانی، چچی، تائی، بھابھی اور اپنی زوجہ کی بہن وغیرہ رشتے داروں سے پردہ ہے۔ مُنہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی میں بھی پردہ ہے حتّٰی کہ لے پالک بچہ (جب مرد و عورت کے مُعاملات سمجھنے لگے تو) اس سے بھی پردہ ہے البتّہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رَضاعی ماں بیٹے اور رَضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں۔ (۲)

❀☜ اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اعضا جسم کی ہیئت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہِر ہو۔ (۳)

❀☜ مسلمان عورت کا کافِرہ سے اُسی طرح پردہ ہے جس طرح اجنبی مرد سے۔

---

[۱] .... باحیا نوجوان، ص ۴۸

[۲] .... کربلا کا خونی منظر، ص ۳۳

[۳] .... غفلت، ص ۱۳

www.dawateislami.net

کافِرہ کے لئے عورت کے بدن کے وہ تمام حصّے سِتْر ہیں جو کہ ایک اجنبی مرد کے لئے ہیں۔[۱]

☜ افسوس! آج کل "خودکُشی" کچھ زیادہ ہی عام ہو گئی ہے، اس کا ایک بَہُت بڑا سبب عِلْمِ دین سے دُوری ہے، داڑھی مُنڈوں، یا جذباتی ماڈَرن بے رِیش لڑکوں، اسکول و کالج کے طالِب علموں، دُنیوی تعلیم یافتوں یا بے پردہ و فیشن ایبل عورَتوں میں ہی خودکُشی کا مَیلان دیکھا جارہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ فُلاں دینی طالِبِ علم یا عالِمِ دین یا مفتی صاحِب یا شریعت کی پابند پردہ نشین نیک بی بی نے خودکُشی کرلی۔[۲]

☜ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہ زیادہ ملے گا۔[۳]

☜ باحیا اسلامی بہنیں اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں، بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حَیا عورَتوں کا کام ہے۔[۴]

☜ شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا ماحول

---

[۱] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۶

[۲] ......نیکی کی دعوت، ص۵۰۶

[۳] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۹۸

[۴] ......فیضان سنت، ۱/۱۲۴۸

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور عورت صِنفِ نازُک ہے اسے وہاں سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے۔[1]

☜ چَراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شَرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اختِلاط (یعنی خلط ملط ہونا) انتِہائی افسوس ناک ہے۔[2]

☜ اسلامی بہنوں سے مَدَنی التجا ہے کہ کسی کو بھی ڈھیلا ڈھالا بھدّے رنگ کا بالکل بے کشش خیمہ نُما حقیقی مَدَنی بُرقَع پہننے پر مجبور نہ کریں کہ کئی گھروں میں سختیاں بَہُت زیادہ ہیں، شریعت وسنّت کے احکامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کے ساتھ آج کل مُعاشَرے میں اکثر بے حد ناروا سُلوک کیا جاتا ہے۔[3]

☜ بے شک کتنی ہی پُرانی اسلامی بہن ہو اور وہ کیسا ہی خوبصورت بُرقع پہنے یا میک اپ کرے اُس پر طنز کرکے اس کی دل آزاری نہ کریں کہ بِلا مَصلحتِ شَرعی مسلمان کا دل دُکھانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[4]

[1] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۱۹

[2] .... صبح بہاراں، ص۲۳

[3] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۵

[4] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۵

www.dawateislami.net

❀☜ جب تک گھر کے اندر داخِل نہ ہو جائیں اُس وَقت تک بُرقع تو بُرقَع چِہرہ سے نِقاب بھی نہ ہٹائیں کہ گلی اور بِلڈنگ کی سیڑھیوں وغیرہ پر بھی نامَحرم افراد ہوسکتے ہیں اور ان سے پَردہ کرنا ضَروری ہے۔[1]

❀☜ اسلامی بہن کے جو بال کنگھی وغیرہ کے ذَرِیعے جُدا ہوں ان کو چُھپا دے یا دفن کر دے۔[2]

❀☜ جس کے گھر میں نامَحرم ساتھ رہتے ہوں یا مہمانوں کی آمد و رفت ہو اُن اسلامی بہنوں کو حمام وغیرہ سے اپنے بال چُن لینے میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ نیز جب بھی غسل سے فارغ ہوں صابن پر چپکے ہوئے بال بھی نکال لیا کریں۔[3]

❀☜ اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سِلائی کے لئے نامحرم درزی کو اپنے بدن کے ذَرِیعے ناپ دینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[4]

❀☜ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے باہَر نہ دوڑتی پھرے۔ صِرف شَرعی مصلحت کی صورَت میں پردے کی تمام قُیودات کے ساتھ باہَر نکلے۔[5]

[1] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶
[2] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۸
[3] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۹
[4] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۳
[5] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۳

www.dawateislami.net

❀☜ اسلامی بہن کا ہجڑے (کُھسرے) سے بھی پردہ ہے کیونکہ ہجڑا یعنی مُخَنّث بھی مَرد ہی کے حکم میں ہے۔[1]

❀☜ شرعی پردے کے تعلُّق سے اِستِقامت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیۓ۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرتی رہیۓ اور سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلوں کی مُسافِرہ بننے کی سَعادَت بھی حاصِل فرماتی رہیۓ۔[2]

❀☜ اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلے کی ہر مُسافِرہ کے ساتھ اُس کے بچّوں کے ابّو یا قابلِ اعتماد مَحرم کا ساتھ ہونا لازِمی ہے، نیز ذِمّے داران کو اپنی مرضی سے مَدَنی قافِلے سفر کروانے کی اِجازَت نہیں مثلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کے لیے "اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان" کی منظوری ضَروری ہے۔[3]

❀☜ شَرعی اِجازَت کی صُورَت میں گھر سے نکلتے وَقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال

[1] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۷

[2] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰

[3] ......پردے کے بارے میں سوال جواب، حاشیہ، ص۱۱

www.dawateislami.net

کی رنگت جھلکے۔(۱)

❀☜ چاہے کتنی ہی سخت آزمائش آن پڑے شَرعی پردہ ترک نہ کیجئے، اللہ شہزادیٔ کونین، بی بی فاطِمہ اورامُّ المؤمنین بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے صدقے آسانی فرمادے گا۔(۲)

❀☜ موت یاطلاق کی عدّت کے دَوران اسلامی بہن سنتیں سیکھنے یاسکھانے کیلئے گھر سے باہَر نہیں جاسکتی۔(۳)

❀☜ نامحرم پیر اور مُریدَنی کا بھی پردہ ہے۔ مُریدَنی اپنے نامحرم پیر کاہاتھ نہیں چوم سکتی۔(۴) کہ یہ حرام ہے، پیر نہ روکے تووہ بھی گنہگار ہے۔(۵)

❀☜ اسلامی بہن کیلئے بہتر یہی ہے کہ گھر کے کسی مَحرم کے ذَرِیْعے قرآن سیکھے ورنہ باَمرِ مجبوری کسی اسلامی بہن سے سیکھنے کیلئے اِس طرح باہَر نکلے کہ پردے کے تمام شَرعی تقاضے پورے ہوں۔(۶)

❀☜ عورت رَمَضانُ الْمبارَک میں اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان مَحرم کے ساتھ

---

[۱] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۲

[۲] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷۹

[۳] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۴

[۴] ....غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۸

[۵] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۸۴

[۶] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۸۶

www.dawateislami.net

عمرہ کرسکتی ہے مگر عمرہ چُونکہ فرض یاواجِب نہیں اگر عورت اِس کے لئے نہ نکلے توکسی قسم کا گُناہ بھی نہیں۔[1]

چند آدابِ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیات کی زندگیاں واقعی ہمارے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا ہمارے لیے زندگی کو شریعت کے سنہرے اُصولوں کے مُطابِق گزارنے کی کوشش کرنے میں صحابیات کی زندگیوں سے ماخوذ وہ مَدَنی پھول انتہائی اَہَمِیَّت کے حامِل ہیں جو حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے نَقْل فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

- عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چار دیواری میں گوشہ نشین رہے۔
- (بلاضرورت) چھت پر بار بار نہ چڑھے۔
- اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے۔ (یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے)
- بِلا ضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے۔
- جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کرے۔
- شوہر کی غیر مَوجُودَگی میں اُس کی عزّت کی حِفاظَت کرے۔

[1] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ١٠٠

www.dawateislami.net

❀☜ گھر سے نہ نکلے، (ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے۔

❀☜ اپنی غُربت وغیرہ کو چھپائے بلکہ جو اسے جانتا ہو اس کے سامنے اپنی غُربت کا اِظْہار نہ کرے۔

❀☜ اِصلاحِ نفس اور گھریلو مُعامَلات کی دُرُستی میں انتہائی کوشش کرے۔

❀☜ نماز، روزے کی پابندی کرے۔

❀☜ اپنے عُیُوب پر نظر رکھے۔

❀☜ دِینی مُعامَلہ میں خوب غور و تفکر کرے۔

❀☜ خاموشی کی عادت بنائے۔

❀☜ نگاہیں نیچی رکھے۔

❀☜ اپنے دِل میں ربِّ جبَّار کا خوف پیدا کرے۔

❀☜ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرے۔

❀☜ اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے۔

❀☜ شوہر کو رزقِ حَلال کمانے کی ترغیب دلائے۔

❀☜ شوہر سے تحائف وغیرہ کی زِیادہ فرمائش نہ کرے۔

❀☜ شَرْم وحَیا کو لازِم پکڑے۔

❀☜ بدزبانی و فُحش کلامی نہ کرے۔

www.dawateislami.net

❀☜ صبر و شکر کا دامَن کبھی نہ چھوڑے۔

❀☜ اپنے نفس کے مُعاملے میں اِیثار کرے۔

❀☜ اپنی حالت اور خوراک کے مُعاملے میں خود کو تسلی دے۔

❀☜ جب شوہر کا دوست گھر میں آنے کی اِجازَت چاہے اور شوہر گھر میں مَوجُود نہ ہو تو اُسے گھر میں آنے کی اِجازَت نہ دے اور اپنے نفس اور شوہر سے غیرت کرتے ہوئے اُس سے کثرتِ کلام نہ کرے۔[1]

بے پردگی سے نفرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عَمَل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سَبَب اِستِقامَت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتِماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ماحول میں رچنے بسنے کی برکت سے مُتَعَدِّد اِسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادَت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ،

[1] ......مجموعہ رسائلِ امام غزالی، رسالہ ادب فی الدین، آداب المرأۃ فی نفسھا، ص ٤٤٢

www.dawateislami.net

بابُ المدینہ (کراچی)شیر شاہ عالمگیر روڈ کی ایک اِسلامی بہن مَدَنی ماحول کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے کچھ یوں بیان کرتی ہیں: دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے منسلک ہونے سے قبل افسوس! جہاں میں فکرِ آخِرت سے نابلد تھی وہیں مقْصَدِ حَیات سے بے خبر زِنْدَگی کی اَنمول سانسیں برباد کررہی تھی۔ وہ والدین جن کی خِدْمَت سراپابرکت میں دنیاوآخِرَت کی سُرخروئی پوشیدہ ہے جب مجھے کسی بات کا حکْم دیتے تو عَمَل کرکے اَجر وثواب کی حقدار بننے کے بجائے حکْم عُدُولی کرکے نارِ جہنّم کا سامان کرتی۔

شیطان بدبخت ہر لمحے اِیمان کو برباد کرنے کے ہتھکنڈے اپناتا اور گناہوں پر اکساتا ہے اور ان کی رَغْبَت دلاکر آخِرت برباد کرنا چاہتا ہے، مگر ہائے افسوس! میں اس کے مکروفریب سے بچ کر قرآن وسنّت کے مُطابِق زِنْدَگی گزارنے کے بجائے خوب بال سنوار کر گلے میں دوپٹہ ڈال لیتی،یوں بے پردگی کے باعِث نامحرم لوگوں کے سامنے آکر جہاں خود گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہوتی وہیں دیگر کو بھی بدنِگاہی کے وبال کا شِکار کرتی۔ میں اس بے پردگی والی عادت پر بہت خوش تھی، مگر زِنْدَگی کی ان خَرْمستیوں میں یہ بھول چکی تھی کہ یہ گناہ مجھے آخِرَت میں برباد کرسکتا ہے۔پھر اچانک میری زِنْدَگی میں ایک اِنقلاب برپا ہوا اور میں اس گناہ کی تباہ کاریوں کے بارے میں نہ صرف بخوبی جان گئی بلکہ بے پردگی کے عِفْرِیت سے

www.dawateislami.net

بھی مجھے ہمیشہ کے لیے نجات مل گئی۔ اس کی صُورت کچھ یوں بنی کہ خوش قسمتی سے ایک بار مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا موقع مل گیا، وہاں حیا سے معمور مَدَنی ماحول دیکھ کر بہت اچھا لگا، مزید سنّتوں بھرا بیان اور دعا سن کر مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی، دورانِ دُعا بے پردگی اور دیگر گناہوں سے توبہ کی اور سنّتوں پر عَمَل کرنے کے جذبے کے تحت مَدَنی ماحول اِختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ جلد ہی مَدَنی بُرقع میرے لِباس کا حصّہ بن گیا اور میں آخِرت سنوارنے، قَبْر روشن کرنے اور شَفاعَتِ رَسول کی حقدار بننے کے لیے راہِ ہِدایت پر گامزن ہوگئی، مزید نفس و شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے لیے پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں داخِل ہوگئی، ایک ولی کامِل کا دامَن کیا تھاما عِلْمِ دین کا شوق دل میں پیدا ہوگیا اور میں اپنے دل کو نورِ قرآن سے مُنوّر کرنے کیلئے مُعَلّمہ کورس میں شامِل ہوگئی، تادمِ تحریر مُعَلّمہ کورس کرنے کے بعد مدرسۃ المدینہ (للبنات) میں مَدَنی منّیوں کو کلامِ اِلٰہی پڑھانے کے ساتھ ساتھ ذیلی سطح پر خادِمہ کی حیثیت سے قَبْر و آخِرت کو سنوارنے کی کوشش میں مصروف ہوں۔

www.dawateislami.net

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی　　نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی ہوں بہت کمزور بندی　　نہ دُنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

	قرآن مجید	کلام باری تعالی	
نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1.	کنز الایمان	اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ
2.	تفسیر بیضاوی	ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی، متوفی ۶۸۵ھ	دار احیاء التراث العربی
3.	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۲ھ
4.	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۳ھ
5.	المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
6.	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
7.	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء

www.dawateislami.net

.8	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد الله محمد بن یزید ابن ماجه، متوفی ۲۷۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2009ء
.9	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۸ھ
.10	سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۹۷ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء
.11	کنز العمال	علامه علی متقی بن حسام الدین برهان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۴ھ
.12	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار السلام الریاض ۱۴۲۱ھ
.13	مرآة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
.14	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ
.15	فتاوی هندیه	علامه همام مولانا شیخ نظام و جماعة من علماء الهند، متوفی ۱۱۶۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱ھ
.16	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفه بیروت ۱۴۲۸ھ
.17	فتاوی رضویه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاهور
.18	بهار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینه، باب المدینه کراچی
.19	وقار الفتاوی	مولانا مفتی محمد وقار الدین، متوفی ۱۴۱۳ھ	بزم وقار الدین کراچی 2001ء

www.dawateislami.net

20.	مجموعۃ رسائل امام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ مصر
21.	سیرت سید الانبیا	شیخ کبیر مولانا محمد ھاشم ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴ھ	مظھر علم کالا خطائی روڈ شاھدرہ لاھور ۱۴۲۱ھ
22.	مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریۃ الرضویۃ لاھور
23.	اخبار الاخیار	شیخ محقق عبد الحق محدث دھلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریۃ الرضویۃ لاھور
24.	الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
25.	صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
26.	کتاب التعریفات	سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی، توفی ۸۱۶ھ	دار النفائس بیروت ۱۴۲۸ھ
27.	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
28.	پردے کے بارے میں سوال جواب	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ	//
29.	غیبت کی تباہ کاریاں	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ	//
30.	فیضانِ سنت جلد اول	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ	//
31.	باحیا نوجوان	//	//
32.	کربلا کا خونی منظر	//	//

www.dawateislami.net

.33	صبح بہاراں	//	//
.34	غفلت	//	//
.35	نیکی کی دعوت	//	//
.36	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	//

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1	عہدِ رسالت میں حِجاب	12
شرم وحیا کی پیکر باپردہ صحابیہ کا سفر مدینہ	1	پردہ و حِجاب کے دَرَجات	13
		پہلا درجہ	13
حالتِ سفر میں پردہ	4	گھر سے جنازہ ہی نکلا	14
کیا عورت کا تنہا سفر کرنا جائز ہے؟	5	جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے	15
پردہ و حجاب کیا ہے؟	6	کیا پردے کے پہلے درجہ پر عمل صحابیات ہی کا کام تھا؟	15
عورت کسے کہتے ہیں؟	7		
پردے کا حکم کب نازِل ہوا؟	8	دوسرا درجہ	17
پردہ صرف عورتوں کیلئے ہی کیوں؟	9	صحابیات کا حجاب کیسا تھا؟	17
کیا عورتوں کا گھروں میں رہنا ظلم ہے؟	10	گھر سے باہَر نکلنے کی احتیاطیں	18
		خواہ مخواہ کی عذر خواہی سے بچئے	20
پردہ و حِجاب گویا اِسلامی شعار ہے	11	تیسرا درجہ	22

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سِترِ عورت کیا ہے؟	23	فروغ وحفاظتِ حِجاب میں صحابیات کا کردار	36
پردہ مگر کن سے؟	25	پردے کے بارے میں قرآن و سنّت سے ماخوذ مَدَنی پھول اور بے پردگی کی تباہ کاریاں	37
پردہ دار کے لیے آزمائش	27	پردے کے مُتَعَلِّق مدنی پھول	37
مرض یا کسی مصیبت میں پردے کا اہتمام کرنا کیسا؟	28	بے پردگی کی تباہ کاریاں	38
بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں	30	پردے کے متعلق امیر اہلسنت کی مختلف کتب سے ماخوذ چند مدنی پھول	39
حالتِ مرض میں بے پردہ ہو جانے کی فکر	30	چند آدابِ حَیات	48
پردے میں اِحتیاط کی مثالیں	31	بے پردگی سے نفرت	50
حالتِ اِحرام میں بھی پردہ	32	مآخذ و مراجع	53
جہانِ فانی سے کوچ کر جانے والوں سے پردہ	33	فہرست	56
شرحِ حدیث	34		

اسلامی بہنوں کے مَدَنی کام کے 41 مَدَنی پھولوں میں سے 32 واں مَدَنی پھول

تمام اسلامی بہنوں کو خاص تاکید ہے کہ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ہماری پیاری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو کسی قسم کا نقصان پہنچے ۔مثلاً رشتہ کروانا، شادی بیاہ، طلاق، لڑائی جھگڑے یا گھریلو مُعاملات میں دخل اندازی، کسی سے قرض یا سوال کرنا و ذاتی دوستیوں، گروپ بندیوں، مخصوص دعوتوں، قیمتی تحائف کے تبادلوں سے اجتناب، اجتناب اور ضرور اجتناب فرماتی رہیں۔ (تحفہ یا رشوت کے بارے میں فیضانِ سنّت تخریج شدہ ص 53 کا مطالعہ فرمائیں)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ✹ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ✹ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنْعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-618-3
0125381

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net